ہیں۔ ہاں جنھیں اللہ تعالیٰ نے نگاہ بلند اور فکر عزیمت آزما پہلے سے دے رکھی ہے، ان کے لیے دارالاسلام کی تحریک موجود ہے۔ جب عوام الناس اپنے مقصود کی پہلی منزل طے کر لیں گے اس وقت وہ بھی خود بخود اسی مرکز پر آجائیں گے۔

رہ گیا مسلمانوں کے بنیادی مرض کی تشخیص اور اس کے واقعی علاج کے متعلق موصوف کا ریمارک، سو ہمارے خیال میں ان کا اختلاف نزاع لفظی سے زیادہ نہیں۔ جس چیز کو وہ احساس خودی کے نام سے پکارتے ہیں، اگر اس احساس خودی سے مراد اسلامی احساس خودی ہے تو یقیناً اس کے حصول کا اس کے علاوہ کوئی اور ذریعہ ہے ہی نہیں کہ عام مسلمانوں میں صحیح اسلامی روح اور قرآنی تعلیمات کی اشاعت کی جائے۔ اور انھیں بتایا جائے کہ مسلمان کسے کہتے ہیں اور اسلام کیا چاہتا ہے؟ اور اگر اس احساس خودی سے مراد وہ "قومی خودی" کا احساس ہے جو ہٹلر اور مسولینی میں پایا جاتا ہے تو بلا شک و ریب اسکو اسلام سے کوئی واسطہ نہیں۔

فاضل مصنف کا انداز بیان بہت ہی شگفتہ اور دلآویز ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض مقامات پر ان کا قلم جھنجھلا کر نہایت درشت لب و لہجہ اختیار کر لیتا ہے۔

ہم اپنے ناظرین کو مشورہ دیں گے کہ وہ اس کتاب کا ضرور مطالعہ فرمائیں۔ کتاب ہر حیثیت سے قابل قدر اور مفید ہے۔

قرآن پاک اور ہماری سیاست تالیف غلام مصطفےٰ صاحب سکریٹری مسلم لیگ (موڑہ تالاب ضلع پٹنہ) گذشتہ دنوں مولانا ابوالکلام آزاد نے کانگریس کی حمایت میں مسلمانوں کو ایک پیام دیا تھا۔ اس مختصر سے پمفلٹ میں مولف نے مولانا کے خیالات اور ان کے استدلالات کی تنقیص کی ہے اور مسلمانوں کو قرآن کی طرف رجوع کرنے کی رغبت دلائی ہے۔ آخر میں کسی نامعلوم الاسم مسلمان کا "تصدیق خیالات از یک مسلم" کے عنوان سے ایک مضمون ہے۔ جس میں اسی مدعا کی